رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

تار کا پتہ الفضل قادیان

إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَاءُ ۔ عَسٰٓى أَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُودًا

روزنامہ

الفضل

قادیان

THE DAILY

ALFAZL, QADIAN.

ایڈیٹر غلام نبی

قیمت دو پیسے

نمبر ۲۴۸	مطابق ۲۶ اپریل سنہ ۱۹۳۶ء	یوم یکشنبہ	مورخہ ۴ صفر سنہ ۱۳۵۵ھ	جلد ۲۳

اچھوت اقوام کی مذہبی سیاسی اور معاشرتی پیچیدگیوں کا حل

اچھوت اقوام نے ہندوؤں کے پیہم اور مسلسل مظالم ان کے ساتھ اعلےٰ جاتیوں کے غلامانہ سلوک سے تنگ آکر اب یہ تہیہ کر لیا ہے۔ کہ ہندو مذہب کو خیرباد کہکر کسی ایسے مذہب کی آغوش میں پناہ لیں۔ جو انہیں ان تمام حقوق انسانیت سے بہرہ اندوز کرے۔ جن سے وہ صدیوں سے محروم اور بے بہرہ چلے آتے ہیں۔ اور اس مذہب میں داخل ہوں۔ جس میں انہیں سیاسی تمدنی۔ معاشرتی اور اقتصادی لحاظ سے دوسروں کے مساوی حقوق حاصل ہوں۔ اچھوتوں کے تبدیلیٔ مذہب کے متعلق اس عزم صمیم نے مختلف مذاہب کے لوگوں میں بیداری پیدا کر دی ہے۔ اور ان میں سے ہر ایک اس کوشش میں ہے۔ کہ ان کو اپنے ساتھ ملائے۔ سب سے پہلے تو ہندو ہی زبانی ہمدردی کے بلند بانگ دعاوی کرنے اور ان کی حالت زار پر ٹسوے بہانے میں دوسروں سے گوئے سبقت لے جانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ بعض اچھوتوں کی محبت کے بہت بڑے مدعی پنڈت مالویہ جو کسی اچھوت سے مصافحہ کرنے کے بعد کئی دن تک ہاتھوں کو پوتر کرنے میں ہی مصروف رہتے ہیں۔ ان کو ہندوؤں کی وراثت قرار دیتے ہوئے یہ ارشاد فرما رہے ہیں۔ کہ اچھوت ہندو ہیں۔ اور ہمیشہ ہندو رہیں گے۔ اس لئے دوسری اقوام کو ان سے کوئی سروکار نہیں رکھنا چاہیئے۔ اور اچھوت ادھار کا مسئلہ کلیتہً ہندوؤں پر چھوڑ دینا چاہیئے۔ شاید وہ یہ سمجھے بیٹھے ہیں۔ کہ وہ عصر حاضر کے ذہنی انقلاب اور بیداری کی اس لہر کو جو دوسری قوموں کی طرح اچھوتوں میں بھی روح حیات پھونک رہی ہے۔ اس اجارہ داری کی وجہ سے روک سکیں گے حالانکہ جب ہزارہا سال کی اجارہ داری کے باوجود ہندو ان کی حالت سدھار نہ سکے۔ تو اب کیونکر کہا جا سکتا ہے کہ وہ ان کی حالت کو بہتر بنا سکیں گے اب بلاشبہ اس مظلوم اور ستم رسیدہ طبقہ کو حق پہنچتا ہے۔ کہ وہ اپنی انتہائی تکالیف اور مصائب کے دفعیہ کے لئے ایسا آبحیات تلاش کرے۔ جو ان کی تمام مذہبی سیاسی۔ تمدنی۔ معاشرتی اور اقتصادی بیماریوں کا علاج کر سکے۔

اچھوتوں پر اب پوری طرح یہ امر واضح ہو چکا ہے۔ کہ ہندو مذہب میں رہتے ہوئے وہ مساویانہ سلوک تو الگ رہا۔ انسانیت کے ابتدائی حقوق بھی حاصل نہیں کر سکتے۔ اور ذلت و نکبت کے اس عمیق گڑھے سے جس میں ہندو مذہب کی اعجوبہ کاریوں نے انہیں گرا رکھا ہے۔ نہیں نکل سکتے۔ ان کے مسلمہ لیڈر ڈاکٹر امبیدکار نے ایک دفعہ نہیں بیسیوں دفعہ اس حقیقت کا اظہار کیا ہے۔ اور اچھوتوں نے علی الاعلان متعدد بار اس کی تائید کی ہے۔ حال ہی میں ڈاکٹر امبیدکار کی سالگرہ کی تقریب کے سلسلہ میں ناگپور میں اچھوتوں کا جو اجلاس منعقد ہوا۔ اس سے بھی ان کی ہندو مذہب سے بیزاری کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ اس جلسہ میں متعدد مقررین نے کہا کہ ہم ہندو مذہب کو ترک کر دیں گے۔ اور ان بے انصافیوں کا انتقام لیں گے۔ جو ہندو ہم پر روا رکھ رہے ہیں ایک مقرر لکشمی گھمبیرا نے کہا۔ "حکومت ہندوؤں کے ان مظالم کو نہیں دیکھتی۔ جو اچھوتوں پر شب و روز توڑے جا رہے ہیں۔ اچھوتوں کے لئے سوائے اس کے اور کوئی چارہ نہیں رہا۔ کہ وہ ہندو مذہب سے بیزاری کا اعلان کرتے ہوئے کوئی اور مذہب قبول کر لیں"۔ (انقلاب ۲۳ اپریل)

ایک اور مقرر نے کہا۔ "اگر ہمیں پسماندہ اقوام کی فلاح و بہبود مقصود ہے۔ تو ہمیں ہندو مذہب سے علیحدگی کی کوشش کرنی چاہیئے"۔

ایک اور مقرر نے تو ہندو مذہب کے خلاف شدید غم و غصہ کا اظہار کرتے ہوئے یہاں تک کہہ دیا کہ "ہندو مذہب ایک شیطانی مذہب ہے"۔

ان حالات میں ہندوؤں کو تو ہرگز یہ توقع نہیں رکھنی چاہیئے۔ کہ وہ اب انہیں اپنے دام فریب میں مبتلا رکھ سکیں گے۔ لیکن آج کل سکھوں کی توجہ بھی اس طرف مبذول ہو رہی ہے۔ بلکہ اچھوتوں کے تبدیلیٔ مذہب کے اقدام نے ان کے مذہبی حلقوں میں بھی بہت سرگرمی پیدا کر دی ہے۔ اور وہ انہیں اپنے ساتھ ملانے کے لئے روپیہ فراہم کرنے میں بھی ہمہ تن مصروف ہیں۔ اور اس انتظار میں آنکھ لگائے بیٹھے ہیں۔ کہ کب اچھوت سکھ مذہب قبول کرتے ہیں۔ اس کے مقابلہ میں اچھوت من حیث القوم ابھی تک کسی خاص مذہب کی طرف راغب نہیں ہوئے وہ ابھی یہ معلوم کرنا چاہتے ہیں۔ کہ وہ کونسا مذہب ہے جس کی آغوش میں انہیں دنیوی فوز و فلاح اخروی نجات اور حقیقی سکینت قلب حاصل ہو سکے گی۔

بہرحال اچھوت اپنے لئے جو راستہ اختیار کرنا چاہیں۔ کریں۔ یہ ان کی اپنی مرضی اور منشاء پر منحصر ہے۔ لیکن ان کی حقیقی ہمدردی کے پیش نظر ہم انہیں اسلام کی دعوت دیئے بغیر نہیں رہ سکتے۔ دنیا میں اسلام ہی ایسا مذہب ہے۔ جس میں حقیقی مساوات پائی جاتی ہے۔ آج سے ساڑھے تیرہ سو سال پہلے داعی اسلام حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے یہ زریں ارشاد فرما کر۔ کہ آج تم میں کوئی عربی یا عجمی نہیں ہے۔ تم سب آپس میں بھائی بھائی ہو دنیا کو مساوات و مواخات کو وہ درس دیا۔ جس کی مثال پیش کرنے سے اوراق تاریخ قاصر ہیں۔ اور ابدالآباد تک قاصر رہیں گے یہ ہے وہ اسلامی تعلیم جس کا افضل الانبیاء اور انا سید ولد آدم کا طغرائے امتیاز رکھنے والے شہنشاہ کونین کے نائب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ہاتھوں اس زمانہ میں دوبارہ احیاء ہوا ہے پس آج اچھوت اقوام کو اگر کوئی مذہب صحیح معنوں میں مساویانہ حقوق دے سکتا۔ انہیں قعر مذلت و گمنامی سے نکال کر اوج ترقی و بام ارتقاء تک پہونچا سکتا ہے۔ تو وہ اسلام ہی ہے۔ پس ہم ان بلاکشوں کو جو ہزارہا سالوں تک مصائب جھیلنے کے بعد آج تشنہ لب ہو کر یہ تہیہ کر کے آبحیات کی تلاش میں نکلے ہیں۔ کہ وہ اسے

نظارت دعوۃ و تبلیغ کا ٹریکٹوں کے متعلق ضروری اعلان

اس وقت تک ٹریکٹوں کے اکیس نمبروں میں سے تیرہ نمبر ایسے ہیں۔ جو سلسلہ وار عقائد احمدیہ کے متعلق ہیں۔ جن میں مخالفوں کے اعتراضوں کو مدنظر رکھ کر ان پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ چونکہ احرار جابجا جلسے کر کے ایک طرف وہ اس بات کی کوشش کر رہے ہیں۔ کہ ان کے بالمقابل ہمارے قائم کردہ جلسوں میں لوگ شریک نہ ہوں۔ مبادا انہیں حق و باطل میں تمیز کرنے کا موقعہ مل جائے۔ اور دوسری طرف وہ اپنے جلسوں میں جماعت احمدیہ کے متعلق ہر قسم کے بہتان اور جھوٹ سے کام لے رہے ہیں۔ اس لئے ضروری ہے کہ جہاں بھی جماعت احمدیہ کے خلاف احرار جلسہ کریں۔ لوگوں کو حقیقت سے باخبر کرنے کے لئے ٹریکٹوں اور اشتہاروں کے ذریعہ کام لیا جائے۔ میں یہ سلسلہ نئے سال میں پہلے کی طرح پھر شروع کرنے والا ہوں۔ لیکن مجھے اس بات کی بھی ضرورت محسوس ہو رہی ہے۔ کہ سٹاک میں سابقہ ٹریکٹوں کا بھی ذخیرہ ہو۔ تاکہ جماعتوں کی ضرورت کو بروقت پورا کر سکوں۔ بعض جماعتوں نے مثلاً ٹریکٹ ع۱۴ و ع۱۵ و ع۳ متعدد بار طلب کئے ہیں۔ اور انہیں ان کی خاطر سہ بار طبع کرایا گیا ہے۔ اگر کارکنان جماعت ہائے مجھے مطلع کریں۔ کہ مندرجہ ذیل نمبروں میں سے کون سے نمبر کتنی تعداد میں انہیں چاہئیں۔ تو میں یکجائی طور پر اندازہ کر کے ان سابقہ ٹریکٹوں کو دوبارہ چھپوا لوں۔ ٹریکٹ نمبر ۷ ا مئی کے پہلے ہفتے میں جماعتوں کو بھیجا جائے گا۔ انشاء اللہ تعالےٰ۔ احباب اپنے ذمہ کی رقوم بھیج کر مشکور فرمائیں۔

ٹریکٹ جو آج تک دعوۃ و تبلیغ کی طرف سے شائع ہوئے حسب ذیل ہیں۔

(۱) ٹریکٹ ع۱ خلیفۃ اللہ امام الزمان اور مجدد دوران کو پہچانو (۲) ٹریکٹ ع۲ احمدیت کے خلاف سیاست کے سلسلہ مضامین پر اجمالی نظر (۳) تبلیغی ٹریکٹ ع۳ کیا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد غیر تشریعی نبوت کے اجرا کا قائل کافر ہے۔ (۴) تبلیغی ٹریکٹ ع۴ وقت مقررہ پر نصف صدی بھی گزر گئی۔ کہ تعجب ہے کہ آنے والا نہ آیا۔ (۵) ٹریکٹ ع۵ مصلح ربانی کی طرف سے صلح کا پیغام (۶) التبلیغ ع۶ پیغام حق۔ ضرورت زمانہ و علامات مسیح و مہدی (۷) التبلیغ ع۸ پیغام حق "آیا ہے نبی کی پیشگوئی کا مصداق ٹھیک وقت پر آ گیا" (۸) تبلیغی ٹریکٹ ع۹ "اس صدی کا مجدد کون ہے" (۹) ٹریکٹ نمبر ۱ دس پیشگوئیاں (۱۰) ٹریکٹ ع۱۳ پاک محمد مصطفےٰ نبیوں کا سردار (۱۱) ٹریکٹ ع۱۴ رسالہ کتاب خاتم النبیین کی توہین کون کر رہا ہے۔ (۱۲) تبلیغی ٹریکٹ ع۱۵ عقیدہ ختم نبوت جماعت احمدیہ کا جزو ایمان ہے۔ (۱۳) تبلیغی ٹریکٹ ع۱۶ آیت خاتم النبیین کی صحیح تفسیر ؛

(ناظر دعوت و تبلیغ قادیان)

نظارت بیت المال کا اعلان

۳۰ اپریل ۱۹۳۶ء کو اس تیسرے سال کا اختتام ہے۔ جس کے متعلق حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے مجلس مشاورت ۱۹۳۳ء میں بقایوں اور بجٹوں کو پورا کرنے کے بارے میں فرمایا تھا۔ کہ آئندہ تین سال تک۔ جس جماعت کے ذمہ بقایا نکلتا رہے گا۔ اس کے متعلق آخری فیصلہ کیا جائے گا ؛

نیک کام کی تکمیل کے لئے تھوڑا وقت مل جانا بھی انسان کو کہیں سے کہیں پہونچا دیتا ہے۔ جبکہ اس قلیل وقت میں انسان اپنی گذشتہ عمر کی صدہا کوتاہیوں کی تلافی کرے۔ پس ممکن ہے۔ کہ دوست اس آخری یاد داشت پر بقایا کی ادائیگی کا تہیہ فرمائیں۔ اور کامیاب ہو جائیں اللہ تعالےٰ ہم سب کا حامی و مددگار ہو۔ اور ہمیں اپنے فرائض کی تکمیل اور کوتاہی کی تلافی کی توفیق عطا فرمائے ؛

(ناظر بیت المال قادیان)

پانچواں روزہ ۲۷ اپریل بروز سوموار رکھا جائے

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کا ارشاد ہے۔ کہ جیسا کہ گذشتہ سال جماعت کے احباب نے سات روزے رکھے تھے۔ اور سلسلہ احمدیہ کی مشکلات کے ازالہ کے لئے اللہ تعالےٰ کے حضور دعائیں کی تھیں۔ اسی طرح امسال بھی سات ہفتوں تک ہر سوموار کو روزہ رکھا جائے۔ اس اعلان کے مطابق اب تک چار روزے رکھے جا چکے ہیں۔ اب پانچواں روزہ ۲۷ اپریل بروز سوموار رکھا جائے گا۔ اس دن ہر احمدی مرد و عورت کو چاہیئے۔ کہ روزہ رکھے۔ اور اللہ تعالےٰ سے نہایت تضرع اور عاجزی سے دعائیں کرے کہ وہ ہمیں سچا تقوےٰ اور طہارت نصیب کرے۔ اپنی نصرت کے سامان عطا کرے۔ اور ان لوگوں کو جو ہمارے خلاف کھڑے ہیں۔ یا تو ہدایت دے۔ یا ان کے ہاتھ بند کر کے اسلام اور احمدیت کو ان کی شرارتوں سے محفوظ رکھے۔ معذور انسان خیرات کو روزہ رکھ سکتا ہے ؛

آئندہ درس القرآن صرف خریداروں کو بھیجا جائیگا

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کا درس القرآن جو "الفضل" میں ہفتہ وار چھپ رہا ہے۔ تمام خریداران الفضل کی خدمت میں اس لئے بھیجا جا تا رہا ہے۔ کہ جو اصحاب اس کے خریدار بننا چاہیں وہ اطلاع دے دیں۔ اس رنگ میں ایک نمبر اور بھیجا جائے گا۔ اور پھر صرف انہی اصحاب کو ارسال کیا جائے گا۔ جن کی طرف سے درس بھیجنے کی اطلاع پہونچ چکی ہے۔ پس جن اصحاب نے ابھی تک اس کی خریداری کی اطلاع نہیں دی۔ وہ فوراً مطلع فرمادیں۔ ورنہ بعد میں اطلاع دینے پر ہم ان کے لئے وہ صفحات مہیا کرنے سے معذور ہوں گے۔ جو ان کی سستی کی وجہ سے نہ بھیجے جا سکیں گے ؛ (مینیجر الفضل)

عدم رجوع موتیٰ کے متعلق

مولوی ثناء اللہ صاحب سے ایک سوال

ذیل میں مولوی ثناء اللہ صاحب ایڈیٹر اخبار "اہلحدیث" سے ایک سوال کیا جاتا ہے اور امید کی جاتی ہے۔ کہ وُہ اس کا جواب اپنے اخبار میں دے کر ممنون فرمائیں گے۔

وُہ سوال یہ ہے۔ کہ ترمذی شریف میں یہ حدیث آئی ہے۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت جابر صحابی کو رنجیدہ دیکھ کر فرمایا۔ کہ تجھے معلوم بھی ہے۔ کہ تیرے والد عبد اللہ کو (جو جنگ احد میں شہید ہو چکے تھے) اللہ تعالٰے نے کیا فرمایا ہے؟ سُن! اللہ تعالٰے نے اسے فرمایا۔ تَمَنَّ عَلَيَّ عَبْدِي أُعْطِكَ۔ یعنی اے میرے بندے مانگ جو مانگتا ہے۔ میں تجھے دُونگا۔ اس پر تیرے باپ نے کہا۔ میں چاہتا ہوں۔ کہ تو مجھے دُنیا میں واپس بھیجدے۔ تاکہ میں تیرے راستہ میں دوبارہ شہید ہو جاؤں۔ اس کے جواب میں اللہ تعالٰے نے تیرے والد سے فرمایا۔ سَبَقَ الْقَوْلُ مِنِّي أَنَّهُمْ لَا يَرْجِعُونَ یعنی چونکہ میں قرآن مجید میں تیرے سوال سے قبل یہ قانون بیان کر چکا ہُوں۔ کہ کوئی شخص مرنے کے بعد دوبارہ اس دُنیا میں نہیں بھیجا جا سکتا۔ اس لئے میں تیری یہ درخواست منظور نہیں کر سکتا۔

مولانا! اللہ تعالٰے کے جواب کا ماحصل یہ ہے۔ کہ انھم لا یرجعون کا قانون قرآن مجید میں پہلے بیان ہُوا۔ اور تیری درخواست بعد کی ہے۔ اس لئے اس قانون کے اعلان کے بعد تجھے دوبارہ اس دُنیا میں زندہ نہیں کیا جا سکتا:۔

اب صحاح ستہ کی ایک اور حدیث لیجئے جس میں لکھا ہے۔ کہ جب دجال دُنیا میں پیدا ہو گا۔ تو وُہ مدینہ والوں میں سے ایک شخص کو قتل کر کے دوبارہ زندہ کر دے گا۔ اب یہ تو سب مسلمانوں کا متفقہ یا کم سے کم اہلحدیث کا عقیدہ ضرور ہے۔ کہ گو یہ فعل بظاہر دجال کے ہاتھ پر ظاہر ہو گا۔ مگر دخول الروح الی الجسم کی کیفیت خدا تعالےٰ کے اذن سے ظاہر ہو گی۔ پس خدا تعالےٰ کے اذن سے وُہ مُردہ دوبارہ زندہ ہو جائے گا:۔

اب اس پر میرا سوال مولوی صاحب! آپ سے یہ ہے۔ کہ اگر قیامت کے روز جابر کے والد اللہ تعالےٰ سے یہ عرض کریں۔ کہ الٰہی مجھ سے تُو نے وعدہ کیا تھا۔ کہ تو جو کچھ مانگے گا میں تجھے دُونگا۔ لیکن جب میں نے دوبارہ زندہ ہونا چاہا۔ تو اے میرے مولا! تُو نے سَبَقَ الْقَوْلُ کا عذر کر دیا۔ یعنی اے عبد اللہ اگر میں تجھے دوبارہ زندہ کر دوں۔ تو یہ واقعہ بعد میں ہوگا۔ اور أَنَّهُمْ لَا يُرْجَعُونَ کا اعلان اس سے پہلے کا ہے۔ اس لئے تیری دوبارہ زندگی سے میرا وعدہ جو پہلے ہو چکا۔ ٹوٹتا ہے۔ لیکن اے میرے مولا۔ اگر تو مجھے دوبارہ زندہ کر دیتا۔ تو میری یہ دوسری زندگی اس وعدہ سے پانچ چھ سال کے بعد ہوتی۔ مگر تو نے دجال کے ہاتھ پر اس وعدہ کے سینکڑوں سال بعد ایک مردہ دوبارہ اس دُنیا میں زندہ کر دیا تھا۔ کیا اے میرے خدا۔ دجال کے مقتول کی زندگی کے وقت سَبَقَ الْقَوْلُ مِنِّي أَنَّهُمْ لَا يَرْجِعُونَ کا فقرہ درست نہ تھا؟ کیا اس وقت قرآن مجید موجود نہ تھا؟ یا کیا یہ آیت اس میں موجود نہ تھی؟ پس جبکہ قرآن مجید بھی موجود تھا۔ آیت بھی موجود تھی۔ آیت کا اعلان بھی قائم تھا۔ کہ کوئی مردہ زندہ نہیں ہو سکتا۔ تو پھر کیا وجہ کہ مجھے تو تُو نے اس اعلان کی بنا پر دوبارہ زندہ کرنے سے معذوری ظاہر کی۔ حالانکہ اے میرے آقا! صاف لفظوں میں تَمَنَّ عَلَيَّ عَبْدِي أُعْطِكَ کہکر تو نے مجھ سے وعدہ فرمایا تھا۔ کہ جو بھی تو مانگے گا میں تجھے دُونگا۔ لیکن تو نے دجال کے ہاتھ پر ایک مقتول کو فوراً دوبارہ زندہ کر دیا تو مولوی صاحب! خدا تعالےٰ عبد اللہ شہید کو کیا جواب دے سکتا ہے؟ مولانا! اس اعتراض کی بنیاد کو جواب کے وقت مدنظر رکھیے گا جو یہ ہے۔ کہ اگر عبد اللہ دوبارہ زندہ ہو جاتے تو ان کی یہ دوسری زندگی بعد میں ہوتی۔ اور انھم لا یرجعون کا اعلان پہلے سے ہے۔ اس لئے اس زندگی سے سابقہ اعلان باطل ہوتا ہے۔ مگر دجال کے مقتول کی دوسری زندگی بھی تو اس اعلان کے بعد کی ہے۔ اُس سے یہ اعلان کیوں باطل نہیں ہوتا جبکہ سَبَقَ کا لفظ جس طرح عبد اللہ شہید کی دوبارہ زندگی کو روکتا ہے۔ اسی طرح ہزاروں سال بعد ایک مقتول کو دوبارہ زندہ ہونے سے کیوں نہیں روکتا۔؟

مولانا! آپ تو سمجھدار ہیں۔ ممکن ہے کوئی سادہ لوح اہل حدیث یہ کہدے۔ کہ عبد اللہ کو خدا نے زندہ کرنا تھا۔ اس لئے خدا کو تو اپنے وعدہ کا پاس تھا۔ لیکن دجال کو خدا کے وعدوں کی کیا پرواہ۔ اس لئے وُہ ملعون جان بوجھکر اس مقتول کو زندہ کرے گا۔ تاکہ خدا کا وعدہ غلط ہو۔ لیکن اس سادہ لوح کو یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ آیت مذکورہ میں یہ الفاظ نہیں۔ کہ خدا دوبارہ کسی مردہ کو زندہ نہ کرے گا۔ بلکہ آیت کے الفاظ یہ ہیں۔ کہ انھم لا یرجعون۔ یعنی مُردے دوبارہ دنیا میں زندہ نہ ہونگے۔ نہ خدا کے ہاتھ سے۔ نہ شیخ عبد القادر جیلانی کے ہاتھ سے۔ نہ دجال کے ہاتھ سے۔ اور نہ کسی اور کے ہاتھ سے۔ پس اس آیت میں خدا تعالےٰ کی طرف نسبت دے کر کسی فعل کا ذکر نہیں کیا گیا۔ بلکہ صرف مردوں کے دوبارہ زندہ ہونے کی نفی ہے۔ اس لئے اس آیت کی موجودگی میں دجال بھی کسی مُردے کو زندہ نہیں کر سکتا:۔

امید ہے۔ کہ مولوی صاحب جلد سے جلد اپنے اخبار "اہلحدیث" میں اس سوال کا جواب تحریر فرمائیں گے۔ تاکہ ہماری طرف سے بھی مذاکرہ علمیہ کے طور پر اس پر ردّ و قدح کیجا سکے:۔

خاکسار سید محمد اسحاق (پروفیسر جامعہ احمدیہ) قادیان

احرار کو لدھیانہ میں ایک اور شکست

کچھ عرصہ سے لدھیانہ میں الیکشن کے لئے احراریوں نے احمدیت کی مخالفت کی آڑ لے کر اپنے نمائندوں کے حق میں ہموار کرنے کے خلاف طوفان بے تمیزی برپا کر رکھا تھا۔ پوسٹر بازی کے علاوہ شہر کے مختلف حصوں میں بدزبان احراری احمدیت اور بانی سلسلۂ عالیہ احمدیہ کے خلاف زبردست ایجی ٹیشن کر رہے تھے۔ چنانچہ اس مہم کا آغاز ۲۲ر اپریل ۱۹۳۶ء سے شروع ہو گیا۔ حلقہ ۱ء وارڈ چھاؤنی میں میاں محمد عبد اللہ صاحب ایم۔ اے وکیل۔ جو میونسپل کمیٹی میں آگے سے کام کر رہے ہیں۔ اور کانگرس میں بھی کام کر چکے ہیں۔ ان کی جگہ احراری ٹکٹ پر شعبہ تبلیغ کے سکرٹری سید عباس علی شاہ ساکن محلہ صوفیاں کو کھڑا کیا گیا۔ جس نے احمدیت کے خلاف سرگرمی سے حصہ لیا۔ "مرزائی نواز" کے عنوان سے پے در پے پوسٹر شائع کئے۔ میاں تاج الدین جیسے بدزبان احراری کی تقریریں کرائیں۔ احراری ایجنٹوں نے لوگوں سے خدا اور رسُول کے نام سے اپیلیں کیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خلاف گندے کارٹون محلہ صوفیاں میں احمدیوں کے مکانات پر بنا بنا کر خوب دل آزاری کی گئی۔ غرض حصولِ مطلب کے لئے تمام حربے استعمال کئے گئے۔ اور میاں عبد اللہ صاحب جن کا قصور صرف یہ تھا۔ کہ وُہ احراری عنصر کے ہاتھ میں میونسپلٹی میں کٹ پتلی بننا نہیں چاہتے تھے۔ ان کے خلاف "مرزائیت" کی آڑ لے کر پروپیگنڈا شروع کر دیا گیا۔ بالآخر آج فریقین اپنی قسمت آزمائی کے لئے میونسپل حدود میں جمع ہو گئے۔ حلقہ ۱ء مسلم وارڈ میں بے چارے احمدی معدودے چند تھے اس قدر طوفان بے تمیزی کو دیکھ کر جو ارباب حکومت کے نزدیک کوئی اہمیت نہ رکھتی تھی۔ اپنے مولا کریم کے حضور فریادی تھے۔ کہ خدا تعالےٰ کی غیرت جوش میں آئی۔ اور اس نے صدر احرار کے بلن میں ہی احرار کو کافی سے زیادہ ذلت دی۔ زردہ پلاؤ کی دیگیں جو رات سے ہی محلہ صوفیاں میں پکہ رہی تھیں۔ کوئی کارگر نہ ہوئیں۔ اور میاں عبد اللہ صاحب کو خدا تعالےٰ نے احرار پر چار سو سے زیادہ ووٹ پر فتح دی۔ اور اس طرح اہالیانِ شہر نے پھر ایک بار حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہام اِنِّي مُهِينٌ مَنْ أَرَادَ إِهَانَتَكَ کی صداقت کا عینی مشاہدہ کیا۔ ۵ بجے بے شمار پبلک میاں عبد اللہ صاحب کی کوٹھی پر پہنچی۔ جہاں میاں صاحب نے شکریہ کی تقریر کی۔ اور احرار کے غلط الزامات کا جواب دیا۔

خاکسار صوفی محمد عبد الرحیم سکرٹری جماعت احمدیہ لدھیانہ۔

رشتہ ناطہ کی مشکلات دور کرنے کے متعلق

نظارت امور عامہ کا ضروری اعلان

چونکہ ہمارے سلسلہ میں لوگ مختلف قوموں اور خاندانوں سے نکل کر آئے ہیں۔ اس لئے ان کو رشتہ ناطہ کے متعلق بہت سی دشواریاں پیش آتی رہتی ہیں۔ ان دشواریوں کو دور کرنے کے لئے نظارت امور عامہ بھی سعی کرتا ہے۔ مگر ابھی تک خاطر خواہ حل ان مشکلات کا نہیں ہو سکا ہمارے سامنے یہ دقت ہے کہ وہ احباب جو تعلیم یافتہ اور برسر روزگار ہوتے ہیں۔ ان کو شادی کرنے میں کوئی دقت پیش نہیں آتی۔ اور وہ نظارت امور عامہ کو اطلاع دیئے بغیر اپنے نکاح اپنی مرضی کے مطابق کر لیتے ہیں۔ اور ہمیں صرف ان دوستوں کی طرف سے رشتہ کی درخواستیں آتی ہیں۔ جن کو اپنے طور پر رشتہ نہیں مل سکتا۔ اس طرز عمل کا ایک نتیجہ یہ ہوتا ہے۔ کہ ان احمدی احباب کی لڑکیوں کے لئے جن کی درخواستیں نظارت امور عامہ میں آئی ہوئی ہوتی ہیں۔ اچھے رشتے نہیں مل سکتے۔ کئی ایک احباب اس پریشانی میں مبتلا ہیں اور ان کی لڑکیاں کافی عمر ہو جانے کے باوجود گھروں میں بیٹھی ہوئی ہیں۔ یہ دشواری اس قدر بڑھ رہی ہے۔ کہ اگر کچھ عرصہ یہی حالت رہی۔ تو یہ معاملہ بہت نازک صورت اختیار کر لیگا اس لئے میں تمام احباب کو جن تک میرا یہ نوٹ پہونچے۔ توجہ دلانی چاہتا ہوں۔ کہ وہ اس معاملہ میں نظارت امور عامہ کی مدد کریں۔

اس وقت بہت سے معزز گھرانوں کی نوجوان باسلیقہ اور تعلیم یافتہ لڑکیوں کے رشتوں کا سوال درپیش ہے۔ اور میں افسوس سے اس امر کا اظہار کر رہا ہوں۔ کہ اس وقت تک مجھے خاطر خواہ کامیابی نہیں ہوئی۔

میں سکرٹریان امور عامہ کو بھی توجہ دلاتا ہوں۔ کہ وہ مجھے ایسے نوجوانوں کے نام و پتہ سے اطلاع دیں۔ جو برسر روزگار ہوں۔ اور معقول آمدنی رکھنے والے ہوں نیز تعلیم یافتہ تندرست بااخلاق اور اچھے خاندانوں سے تعلق رکھتے ہوں۔ اس وقت تک جن احباب کی درخواستیں آئی ہیں۔ للعہ یا ۵۰ سے زائد آمدنی نہیں رکھتے۔ اور اس میں بھی بعض ایسے ہیں جو دوسری شادی کرنے کا خیال رکھتے ہیں۔ یا پہلی بیوی فوت ہو چکی ہے۔ پانچ چھ بچے بھی ہیں۔ ایسے دوستوں کے لئے وہ رشتے جو دفتر کے زیر نظر ہیں تجویز نہیں کئے جا سکتے اس لئے ایسے احباب کے متعلق درخواستیں آنی چاہئیں۔ جو پہلی شادی کر رہے ہوں۔ تعلیم یافتہ۔ خاندانی۔ مخلص احمدی اور آمدنی کے لحاظ سے معقول گذارہ رکھتے ہوں۔

اسی طرح نکاح بیوگان کی طرف جماعت کو توجہ کرنی چاہیئے۔ تاکہ ایسے دوست جو بچوں کی تربیت کے لئے یا بعض خانگی حالات کے ماتحت شادی کرنا چاہتے ہیں۔ ان کے لئے ایسے رشتے تجویز کئے جائیں۔ کیونکہ ہمارے پاس ایسی درخواستیں بھی ہیں۔ جن کے لئے بیوگان کی ضرورت ہے۔

یہ امر بھی قابل نوٹ ہے کہ ۱۹۳۴ء سے لے کر اب تک۔ جن احباب نے نظارت امور عامہ میں اپنے بچوں کے نام نوٹ کرائے ہوئے ہیں۔ ان میں سے اگر کسی کی شادی اپنے طور پر یا بذریعہ امور عامہ ہو چکی ہو۔ تو اس کا علم دفتر امور عامہ کو ہونا نہایت ضروری ہے تاکہ ان کے ناموں کے سامنے اس امر کا اندراج کر دیا جائے۔ اور فضول خط و کتابت پر نہ وقت ضائع ہو۔ اور نہ روپیہ۔ میں امید کرتا ہوں۔ کہ احباب جلد اس معاملہ پر غور کر کے میری مدد فرمائیں گے۔ (ناظر امور عامہ قادیان)

جماعت احمدیہ رنگون (برما) کے انصار اللہ کی مساعی جمیلہ

یوم التبلیغ کے خوشگوار نتائج

جماعت احمدیہ رنگون کے انصار اللہ کی رپورٹ جو ذیل میں درج کی جاتی ہے احباب کی دلچسپی کا موجب ہوگی۔ جس قدر دور دراز ملک کی جماعتیں ہیں ان کے انصار اللہ اپنے فرائض کی سرانجام دہی اور رپورٹیں بھیجنے میں پوری مستعدی سے کام لے رہے ہیں۔ اور حال میں جو یوم التبلیغ منایا گیا۔ اس کے متعلق رپورٹوں سے۔ یہ معلوم کر کے میں نہایت خوشی اور شکریہ کا احساس پاتا ہوں۔ کہ ہندو اصحاب نے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا پیغام "دہی ہمارا کرشن" شوق سے پڑھا۔ اور اس کے متعلق نہایت عمدہ جذبات کا اظہار کیا ہے۔ ہندو قوم میں مذہب سے محبت ہے۔ اور اس نے ہمارے مبلغین کا بہت خوشدلی اور تپاک سے استقبال کیا ہے۔ مابعد کا جو پروپیگنڈا بعض اخباروں کی طرف سے کیا گیا ہے۔ وہ محض خود غرضی پر مبنی ہے۔ اور اس کے پیچھے بھی در پردہ اسی قسم کے محرکات کام کر رہے ہیں۔ جس قسم کے محرکات تحریک احرار کے پیچھے ہیں۔ ورنہ عام رپورٹیں بلا استثناء امید افزا پیغام لائی ہیں۔ منجملہ ان رپورٹوں کے جماعت رنگون کی رپورٹ بھی جو احباب کی دلچسپی کے لئے درج ذیل ہے۔ (ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان)

ماہ مارچ میں انصار اللہ کے چار اجلاس منعقد کئے گئے۔ پانچویں اجلاس میں یوم التبلیغ کے لئے احباب جماعت کے وفود بنا کر ان کو ہدایات دی گئیں۔ انصار اللہ کے جلسوں کی مختصر کیفیت حسب ذیل ہے۔

تاریخ اجلاس	کتنے احباب حاضر ہوئے	کسقدر لوگوں کو پیغام حق پہنچایا گیا
یکم مارچ	۱۱	۱۰
۸ مارچ	۱۰	۷
۱۵ مارچ	۱۰	۹
۲۲ مارچ	۱۱	۸
۲۹ مارچ	یوم التبلیغ	
میزان	۴۲	۳۴

۲۷ مارچ جماعت احمدیہ رنگون نے اس بات کا فیصلہ کیا۔ کہ ۲۹ مارچ کے انصار اللہ کے اجلاس کو یوم التبلیغ کی وجہ سے ملتوی کر دیا جائے۔ اور غیر مسلم اصحاب میں تبلیغ کے لئے احباب جماعت کے گروپ بنائے جائیں۔ چنانچہ حسب ذیل گروپ بنائے گئے

پہلا گروپ۔ عبدالرحمٰن صاحب۔ باوا صاحب۔ محی الدین صاحب محمد اسمٰعیل صاحب۔ پر مشتمل تھا انہوں نے ایک عیسائی اور ہندو دوست کو تامل اور ملیالم میں تبلیغ کی۔

دوسرا گروپ۔ عبدالغنی صاحب۔ اور محمد سعید صاحب پر مشتمل تھا۔ عبدالغنی صاحب نے ایک برمی بدھ کو برمی زبان میں تبلیغ کی۔ اور محمد سعید صاحب نے ایک معزز عیسائی دوست کو جو سلون ڈیون کالج رنگون کے پرنسپل ہیں انگریزی زبان میں تبلیغ کی۔

تیسرا گروپ۔ افضل صاحب۔ عبدالحمید صاحب۔ عبدالعزیز صاحب پر مشتمل تھا۔ انہوں نے ایک Methodist پادری ریورنڈ ذاکی سے اردو میں نہایت کامیاب گفتگو کی۔

چوتھے گروپ نے جو مریکار صاحب۔ محمد صاحب اور حمزہ صاحب پر مشتمل تھا تین ہندوؤں کو تبلیغ کی پانچواں گروپ جس میں کا کا صاحب ممتاز علی صاحب اور نصیر الدین صاحب شامل تھے۔ چار مسلمانوں، سٹی لائن سٹیمر کے جہاز رانوں اور دو ہندوؤں کو اردو میں تبلیغ کی۔

چھٹے گروپ نے جو سید احمد صاحب اور پیر محمد صاحب پر مشتمل تھا۔ دو ہندو اصحاب کو انگریزی اور تامل زبان میں پیغام حق سنایا۔ غرض یوم التبلیغ نہایت کامیاب طور پر منایا گیا۔

ہز ایکسیلنسی وائسرائے ہند کا خطاب باشندگان ہندوستان سے

حضور وائسرائے ہند بالقابہ کی وہ تقریر جو ۱۸ اپریل ۳۶ء کو دہلی سے براڈ کاسٹ کی گئی

(۱)

چند لمحے بیشتر آپ ایک مختصر مگر نہایت اہم تقریب کی روئداد سن رہے تھے جس میں میں نے وفاداری کا حلف اٹھایا۔ اب جبکہ میری آواز آپ کے کانوں تک اس حالت میں پہونچ رہی ہے۔ کہ آپ اپنے اپنے عزیزوں کے ساتھ اپنے اپنے گھروں میں بیٹھے ہیں۔ میں آپ کے گوش گذار کرنا چاہتا ہوں۔ کہ جب میں نے اعلیٰحضرت ملک معظم کا وفادار رہنے اور اپنے آپ کو ہندوستان کی خدمت کے ساتھ وابستہ کرنے کا حلف اٹھایا تھا تو میں صرف اپنے ہی خیالات کا اظہار نہیں کر رہا تھا۔ بلکہ آپ کے جذبات کی ترجمانی بھی کر رہا تھا۔ گذشتہ سال حضور آنجہانی ملک معظم شہنشاہ جارج پنجم کی جوبلی کے موقعہ پر آپ کی وفاداری کا پُرجوش مظاہرہ اور حضور آنجہانی کی وفات حسرت آیات پر آپ کا رنج اور اظہار ہمدردی اس عقیدت کا مزید ثبوت ہے۔ جو آپ کو تخت برطانیہ سے ہمیشہ رہی ہے۔ مجھے اس امر کا بھی یقین ہے۔ کہ اس مقتدر تقریب پر آپ میں سے ہر ایک فرد مادر وطن اور خلق خدا کی خدمت کا عہد ایک مرتبہ پھر استوار کرنا چاہے گا۔

آپ کو وائسرائے کی گرانبار ذمہ داری کا احساس ہے۔ وہ ذمہ داری جو شاندار کامیابی کے ساتھ سالہا سال تک عوام کے اس اولوالعزم خادم نے سر انجام دی۔ جس کی جانشینی کا اعزاز مجھے نصیب ہوا ہے۔ وائسرائے کے چند در چند فرائض میں سے سب سے زیادہ اہم فرض ہندوستان کے طول و عرض میں امن و آئین قائم رکھنا ہے۔ میرے دوستو! یقین کیجئے۔ کہ میں آپکی اس سے بڑھکر کوئی خدمت نہیں کر سکتا۔ کہ اپنے اس فرض کو حزم و احتیاط کے ساتھ اس طرح بجا لاؤں۔ کہ نتائج کارگر ثابت ہوں۔ دُنیا بھر کی ترقی اور سیاسی ارتقا کی تاریخ بیّن طور پر اس امر کی شاہد ہے کہ جو امور تنزل اور رجعت کے اسباب بنتے ہیں۔ ان میں سے کوئی امر بھی ملک کے نظام کو اس قدر ناقابل تلافی نقصان نہیں پہنچا سکتا۔ جتنا کہ بدنظمی پہنچا سکتی ہے۔ میں یہ فرض اور اس کے علاوہ دیگر وہ فرائض اور خدمات جو از روئے آئین اور از روئے ہدایات واحکام صادر کردہ اعلیٰحضرت ملک معظم مجھ پر عاید ہیں بغیر خوف و رعایت بغیر جانبداری کے اور نیک نیتی کے ساتھ سرانجام دونگا۔ علاوہ ازیں ہر آں میرا یہ بھی فرض ہے۔ کہ ہندوستان کے ہر طبقہ کے افراد کے ساتھ ہندوستان کے قوانین اور روایات کے مطابق صحیح طرز عمل پر کاربند رہوں

آپ میں سے اکثر اس بات سے آگاہ ہیں کہ میں اس دلکش ملک اور یہاں کے شفقت کیش لوگوں سے ناواقف نہیں ہوں۔ زراعت کے شاہی کمیشن کے دورہ میں بہت سے صوبوں کے دیہات میرے دیکھنے میں آئے۔ بلکہ میں نے اچھے بڑے بڑے شہر بھی دیکھے اور ایسے لوگوں سے بھی ملا جن کی نوازشات کبھی بھول نہیں سکتا۔ اور جن کی دوستی کی میں بہت قدر کرتا ہوں۔ اس کمیشن کے فرائض محدود تھے۔ اس لئے ہماری تحقیقات کا دائرہ برطانوی ہندوستان تک ہی محدود رہا چنانچہ صرف تفریح کے چند مواقع کے میں اس خوشی سے محروم رہا۔ کہ ہندوستانی والیان ریاست کے علاقوں کو دیکھوں۔ مگر مجھے امید ہے۔ کہ والیان ریاست کی مہربانی رہی۔ تو بہت جلد اس محرومی کا ازالہ ہو جائیگا۔ میں بلا تأمل آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ مجھے اس مسلسل اور استوار وفاداری کا پورا پورا احساس ہے۔ جو ہندوستانی ریاستوں کے والیان اور باشندگان کو اعلیٰحضرت ملک معظم سے ہے۔ اور آج اس موقعہ پر اس اعلیٰ ستائش پر مہر تصدیق ثبت کرتا ہوں۔ جس کے سزاوار والیان ریاستہائے ہند اور باشندگان ریاستہائے ہند اپنی اس مسلسل اور غیر متزلزل خدمتگذاری کیلئے ہیں۔ جو انہوں نے امن اور جنگ دونوں صورتوں میں تخت برطانیہ اور سلطنت برطانیہ کے لئے سرانجام دی۔ شہنشاہ ملک معظم کے شعبہ ہائے حکومت ہند کو میں ہدیہ تشفقت پیش کرتا ہوں مجھے یقین ہے۔ کہ جو اس سال گزشتہ کی خدمات

کی قدیم اور شاندار روایات کی وارث و حامل انڈین نیوی وفاداری اور کارکردگی میں شہنشاہ کی باقی مسلح ہندوستانی فوج سے گوئے سبقت لے جانے کی کوشش کریگی۔ میں مدنی امیر البحر رہ چکا ہوں۔ اس لئے بحری معاملات میں کسی قدر دسترس کا دعوے کر سکتا ہوں۔ میری آرزو ہے۔ کہ اپنے موجودہ عہد ملازمت میں مجھے اس بات کا موقعہ ملے۔ کہ اس شعبہ کی کارگزاری کو بچشم خود دیکھ سکوں۔

ہندوستان کی بری فوج اور رائل ایر فورس (شاہی ہوائی فوج) کے افراد سے میں بحیثیت اس شخص کے مخاطب ہوتا ہوں جس نے اپنے وقت میں امن اور جنگ دونوں حالتوں میں انہی کی سی زندگی گزاری ہے۔ اور جس کی زندگی کے خوشگوار ترین لمحے فوج میں گذرے ہیں۔ یہ یاد میرے لئے فخر اور مسرت کا باعث ہے۔ کہ ۱۹۱۵ء میں شمالی فرانس میں ہندوستانی فوج کی وفاداری۔ اس کا ضبط اور اس کی شجاعت میں نے بچشم خود دیکھی ہے۔ جو اعزازات اعلیٰحضرت ملک معظم نے مجھے عطا فرمائے ان میں سب سے زیادہ میں فوج کے اس شعبہ کے Long Service Medal کو زیادہ قدر کی نگاہ سے دیکھتا ہوں۔ جس میں خدمات سرانجام دینے کا فخر مجھے نصیب ہوا۔

پس میں اپنے ذاتی علم کی بناء پر برطانیہ کے تخت اور حضور ملک معظم کی ذات بابرکات کے ساتھ آپ کی وفاداری اور فرض شناسی پر گواہی دے سکتا ہوں۔ میں بصد ذوق و شوق ان مواقع کا منتظر ہوں۔ جب مجھے قواعد کے میدان پر یا جنگی تعلیم کے دوران میں آپ سے ملنے کا موقعہ ملے گا۔

انڈین سول سروس کی تعریف و توصیف مملکت برطانیہ اور دیگر ممالک برطانیہ میں مسلمہ ہے۔ میں متوقع ہوں۔ کہ ہندوستان بھر میں اس شعبہ کے افراد میرے عہد ملازمت میں میری امداد اسی طرح کرتے رہیں گے۔ جس طرح وہ ہر موقعہ پر میرے پیشرو حضرات کی کرتے رہے ہیں۔ آپ کے شعبہ ملازمت کی عظیم الشان روایات اس امر کی مقتضی ہیں۔ کہ آپ ہندوستان کی رعایا کی خدمت گزاری میں کہ آپ اس کے خادم ہیں۔ اپنی بہترین قابلیت صرف کرنے میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھیں مجھے واثق امید ہے۔ کہ آنے والے نازک اور دقت طلب زمانہ میں آپ ایسا ہی کریں گے۔

ممکن ہے۔ ان آئینی اصلاحات کے بعض حصوں کو جو گذشتہ سال پارلیمنٹ نے منظور کئے ہیں۔ آپ میں سے بعض حضرات بخلوص نیت شک و شبہ کی نظر سے دیکھتے ہوں۔ اب جبکہ سب معاملہ طے ہو گیا ہے۔ اور جدید اصلاحات کے تابع آئین کا جزو بن چکی ہیں۔ میں آپ سے درخواست کرتا ہوں۔ کہ آپ اپنے شکوک رفع کر دیں۔ بے دلی کو الوداع کہیں اور میرے ساتھ اور اپنے اپنے صوبہ کے گورنروں کے ساتھ مل کر یقین اور ہمت کو دل میں جگہ دیتے ہوئے ان اصلاحات کو عملی جامہ پہنائیں۔ جو آپ کی مدد سے برطانوی اور ہندوستانی دماغوں نے مشترکہ طور پر اس محنت اور تندہی کے بعد پیش کی ہیں جیکی مثال اس قسم کے کاموں میں دُنیا کی تاریخ پیش کرنے سے قاصر ہے۔

اب میں ان حضرات سے مخاطب ہوتا ہوں۔ جو ڈسٹرکٹ افسری کے نہایت ذمہ وار عہدے پر مامور ہیں۔ آپ اس امر کا یقین رکھیں۔ کہ مجھے ہمیشہ آپ حضرات کے کام کی عظیم الشان اہمیت کا احساس رہے گا۔ اپنے اپنے ضلع میں شہنشاہ کے اعلیٰ نمائندوں کی حیثیت سے آپ حکومت اور دیہاتی آبادی کے درمیان نہایت اہم کڑی کا کام دیتے ہیں۔ ہندوستان کا کسان رہنمائی امداد اور دلجوئی کی توقع میں آپ کی طرف آنکھیں لگائے بیٹھا ہے۔ میں وثوق سے کہہ سکتا ہوں۔ کہ آپ اس کی خدمت گزاری میں کوئی دقیقہ اٹھا نہیں رکھتے

میں اچھی طرح جانتا ہوں۔ کہ حال ہی میں کس حد تک دفتری کام کی بتدریج ایزادی نے آپ کو اپنا فرض اولین بجالانے سے روکے رکھا۔ اور وہ فرض اولین آپ کا براہ راست دیہات کے لوگوں کے حالات سے آگاہی حاصل کرنا تھا۔ میرا ارادہ ہے۔ کہ اولین مناسب موقع پر صوبہ کے گورنروں اور اپنے مشیروں سے مشورہ کر کے یہ امر دریافت کروں کہ آیا ایسے ذرائع پیدا ہو سکتے ہیں۔ کہ کم از کم دورے کے زمانے میں کسی حد تک دفتری کام سے فراغت پائیں اور یوں آپ کو یہ موقع ملے۔ کہ آپ دورے میں زیادہ وقت صرف کر سکیں مجھے امید ہے کہ آپ اس موقعہ سے بصد شوق فائدہ اٹھائیں گے۔

لیکن چاہے۔ حالات کوئی صورت اختیار کریں۔ میں آپ سے پر زور الفاظ میں درخواست کرتا ہوں کہ آپ دیہاتیوں کو جاننے کی انتھک کوشش میں کسی مشکل کو مشکل نہ جانیں۔ میں تسلیم کرتا ہوں۔ کہ موجودہ معیار کار اور انتظام و انصرام کی روایات لامحالہ آپ کے ذمے اس قدر دفتری کام لاڈالتی ہیں کہ جتنا آپ کے پیش رو کرنے کے عادی نہیں تھے۔ تاہم یاد رکھئے کہ آپ کے شعبہ ملازمت کی روایات اور آپ کے شعبہ ملازمت کی عظمت کا سرچشمہ آپ کے پیشرو حضرات کی خیر خواہی تھی۔ کل کی طرح آج بھی اور گذشتہ نسلوں کی طرح موجودہ نسل کے لئے بھی اس امر کی صداقت میں کسی شک وشبہ کی گنجائش نہیں کہ قلم خامے سے زیادہ طاقتور ہے۔

مجھے یقین ہے کہ تمام ہندوستان اس خواہش میں میرا ہمنوا ہوگا۔ کہ آنے والے آئینی تغیرات میں حکومت کی ان سرگرمیوں کے راستہ میں کوئی رکاوٹ حائل نہ ہو جو ہندوستان کے لوگوں کی بہبودی کے لئے جاری ہیں۔ اس واقفیت کی بنا پر جو مجھے حکومت کے دیگر ملازمین سے ہے اور اس تجربہ کی بنا پر جو چند ایک کے ساتھ مجھے کام کرنے کے بعد حاصل ہوا ہے۔ میں یقین اور وثوق کے ساتھ کہہ سکتا ہوں کہ چاہے ان ملازمین کا رتبہ کچھ ہی کیوں نہ ہو۔ اعتماد کیا جا سکتا ہے کہ جس طرح سالہا سال سے وہ اپنی مختلف نوعیتوں میں حکومت کا ہاتھ بٹاتے رہے ہیں اب بھی انتہائی تندہی سے وہ اپنے اپنے فرائض سرانجام دینگے۔ آپ اعتماد رکھیں کہ میں آپ کی محنت میں آپ کی امداد کرونگا۔ میں ان مشکلات سے بخوبی آگاہ ہوں۔ جو بعض صورتوں میں آپ کو پیش آتی ہیں۔ ان مصائب کو جانتا ہوں جو آپ کو

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ امداد قرضہ مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

زیر دفعہ ۱۰ پنجاب مصالحتی قرضہ قواعد ۱۹۳۵ء نوٹس دیا جاتا ہے۔ کہ مسمی خادم حسین شاہ ولد حبیب شاہ ذات سید سکنہ عنایت شاہ تحصیل شورکوٹ ضلع جھنگ نے ایک درخواست زیر دفعہ ۹ ایکٹ مندرجہ صدر گزاری ہے۔ اور بورڈ نے مورخہ ۲۱-۵-۳۶ تاریخ پیشی بمقام شورکوٹ روڈ برائے سماعت درخواست ہذا مقرر کی ہے۔ تمام قرضخواہان مندرجہ بالا مقروض اور دیگر متعلقین کو بورڈ کے روبرو مورخہ مذکور کو اصالتاً حاضر ہونا چاہیئے۔ تحریر مورخہ ۲۰-۳-۳۶۔ دستخط خان بہادر میاں غلام رسول صاحب چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع جھنگ

(مہر عدالت)

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ امداد قرضہ مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

زیر دفعہ ۱۰ پنجاب مصالحتی قرضہ قواعد ۱۹۳۵ء نوٹس دیا جاتا ہے۔ کہ مسمی محبت ولد نواب ذات رانا سیال سکنہ چک ۲۲۳ تحصیل چنیوٹ ضلع جھنگ نے ایک درخواست زیر دفعہ ۹ ایکٹ مندرجہ صدر گزاری ہے۔ اور بورڈ نے مورخہ ۱۷-۷-۳۶ تاریخ پیشی بمقام چنیوٹ برائے سماعت درخواست ہذا مقرر کی ہے۔ تمام قرضخواہان مندرجہ بالا مقروض اور دیگر متعلقین کو بورڈ کے روبرو مورخہ مذکور کو اصالتاً حاضر ہونا چاہیئے۔ تحریر مورخہ ۲۱-۳-۳۶۔ دستخط خان بہادر میاں غلام رسول صاحب چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع جھنگ:۔

(مہر عدالت)

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ امداد قرضہ مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

زیر دفعہ ۱۰ پنجاب مصالحتی قرضہ قواعد ۱۹۳۵ء نوٹس دیا جاتا ہے۔ کہ مسمی احمد ولد عادل ذات کھوکھر سکنہ کنگراں تحصیل چنیوٹ ضلع جھنگ نے ایک درخواست زیر دفعہ ۹ ایکٹ مندرجہ صدر گزاری ہے۔ اور بورڈ نے مورخہ ۲۳-۵-۳۶ تاریخ پیشی بمقام صدر جھنگ برائے سماعت درخواست ہذا مقرر کی ہے۔ تمام قرضخواہان مندرجہ بالا مقروض اور دیگر متعلقین کو بورڈ کے روبرو مورخہ مذکور کو اصالتاً حاضر ہونا چاہیئے۔ تحریر مورخہ ۲۰-۳-۳۶ دستخط خان بہادر میاں غلام رسول صاحب چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع جھنگ

(مہر عدالت)

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ امداد قرضہ مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

زیر دفعہ ۱۰ پنجاب مصالحتی قرضہ قواعد ۱۹۳۵ء نوٹس دیا جاتا ہے۔ کہ مسمی احمد شاہ ولد قطب شاہ ذات سید سکنہ چنیوٹ تحصیل چنیوٹ ضلع جھنگ نے ایک درخواست زیر دفعہ ۹ ایکٹ مندرجہ صدر گزاری ہے۔ اور بورڈ نے مورخہ ۲۸-۵-۳۶ تاریخ پیشی بمقام صدر جھنگ برائے سماعت درخواست ہذا مقرر کی ہے۔ تمام قرضخواہان مندرجہ بالا مقروض اور دیگر متعلقین کو بورڈ کے روبرو مورخہ مذکور کو اصالتاً حاضر ہونا چاہیئے۔ تحریر مورخہ ۲۰-۳-۳۶ دستخط خان بہادر میاں غلام رسول صاحب چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع جھنگ

(مہر عدالت)

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ امداد قرضہ مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

زیر دفعہ ۱۰ پنجاب مصالحتی قرضہ قواعد ۱۹۳۵ء نوٹس دیا جاتا ہے۔ کہ مسمی مبارک شاہ ولد شاہ گل ذات نیکوکارہ سکنہ ہموآنہ تحصیل چنیوٹ ضلع جھنگ نے ایک درخواست زیر دفعہ ۹ ایکٹ مندرجہ صدر گزاری ہے۔ اور بورڈ نے مورخہ ۲۸-۵-۳۶ تاریخ پیشی بمقام صدر جھنگ برائے سماعت درخواست ہذا مقرر کی ہے۔ تمام قرضخواہان مندرجہ بالا مقروض اور دیگر متعلقین کو بورڈ کے روبرو مورخہ مذکور کو اصالتاً حاضر ہونا چاہیئے۔ تحریر مورخہ ۲۰-۳-۳۶ دستخط خان بہادر میاں غلام رسول صاحب چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع جھنگ (مہر عدالت)

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ امداد قرضہ مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

زیر دفعہ ۱۰ پنجاب مصالحتی قرضہ قواعد ۱۹۳۵ء نوٹس دیا جاتا ہے۔ کہ مسمی ماہادین ولد صاحب دین ذات خونجہ سکنہ باغ تحصیل و ضلع جھنگ نے ایک درخواست زیر دفعہ ۹ ایکٹ مندرجہ صدر گزاری ہے۔ اور بورڈ نے مورخہ ۶-۷-۳۶ تاریخ پیشی بمقام صدر جھنگ برائے سماعت درخواست ہذا مقرر کی ہے تمام قرضخواہان مندرجہ بالا مقروض اور دیگر متعلقین کو بورڈ کے روبرو مورخہ مذکور کو اصالتاً حاضر ہونا چاہیئے۔ تحریر مورخہ ۲۱-۳-۳۶۔ دستخط خان بہادر میاں غلام رسول صاحب چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع جھنگ:۔

(مہر عدالت)

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ امداد قرضہ مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

زیر دفعہ ۱۰ پنجاب مصالحتی قرضہ قواعد ۱۹۳۵ء نوٹس دیا جاتا ہے۔ کہ مسمی گاماں ولد حاجی ذات کریال سکنہ چنیوٹ تحصیل چنیوٹ ضلع جھنگ نے ایک درخواست زیر دفعہ ۹ ایکٹ مندرجہ صدر گزاری ہے۔ اور بورڈ نے مورخہ ۲۵-۵-۳۶ تاریخ پیشی بمقام صدر جھنگ برائے سماعت درخواست ہذا مقرر کی ہے۔ تمام قرضخواہان مندرجہ بالا مقروض اور دیگر متعلقین کو بورڈ کے روبرو مورخہ مذکور کو اصالتاً حاضر ہونا چاہیئے۔ تحریر مورخہ ۲۰-۳-۳۶ دستخط خان بہادر میاں غلام رسول صاحب چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع جھنگ:۔

(مہر عدالت)

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ امداد قرضہ مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

زیر دفعہ ۱۰ پنجاب مصالحتی قرضہ قواعد ۱۹۳۵ء نوٹس دیا جاتا ہے۔ کہ مسمی احمد ولد کھبو ذات کوڑا سکنہ چک ۱۲۹ تحصیل چنیوٹ ضلع جھنگ نے ایک درخواست زیر دفعہ ۹ ایکٹ مندرجہ صدر گزاری ہے۔ اور بورڈ نے مورخہ ۷-۵-۳۶ تاریخ پیشی بمقام چنیوٹ برائے سماعت درخواست ہذا مقرر کی ہے۔ تمام قرضخواہان مندرجہ بالا مقروض اور دیگر متعلقین کو بورڈ کے روبرو مورخہ مذکور کو اصالتاً حاضر ہونا چاہیئے۔ تحریر مورخہ ۲۰-۳-۳۶ دستخط خان بہادر میاں غلام رسول صاحب چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع جھنگ

(مہر عدالت)

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ امداد قرضہ مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

زیر دفعہ ۱۰ پنجاب مصالحتی قرضہ قواعد ۱۹۳۵ء نوٹس دیا جاتا ہے۔ کہ مسمی جمال ولد حسن ذات نیکوکارہ سکنہ چک ۱۳۶ تحصیل چنیوٹ ضلع جھنگ نے ایک درخواست زیر دفعہ ۹ ایکٹ مندرجہ صدر گزاری ہے۔ اور بورڈ نے مورخہ ۲۸-۵-۳۶ تاریخ پیشی بمقام صدر جھنگ برائے سماعت درخواست ہذا مقرر کی ہے۔ تمام قرضخواہان مندرجہ بالا مقروض اور دیگر متعلقین کو بورڈ کے روبرو مورخہ مذکور کو اصالتاً حاضر ہونا چاہیئے۔ تحریر مورخہ ۲۰-۳-۳۶ دستخط خان بہادر میاں غلام رسول صاحب چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع جھنگ (مہر عدالت)

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ امداد قرضہ مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

زیر دفعہ ۱۰ پنجاب مصالحتی قرضہ قواعد ۱۹۳۵ء نوٹس دیا جاتا ہے۔ کہ مسمی سجادل ولد دانہ ذات موچی سکنہ سانجھل تحصیل چنیوٹ ضلع جھنگ نے ایک درخواست زیر ۹ ایکٹ مندرجہ صدر گزاری ہے اور بورڈ نے مورخہ ۱۴-۷-۳۶ تاریخ پیشی بمقام چنیوٹ برائے سماعت درخواست ہذا مقرر کی ہے تمام قرضخواہان مندرجہ بالا مقروض اور دیگر متعلقین کو بورڈ کے روبرو مورخہ مذکور کو اصالتاً حاضر ہونا چاہیئے۔ تحریر مورخہ ۲۱-۳-۳۶۔ دستخط خان بہادر میاں غلام رسول صاحب چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع جھنگ (مہر عدالت)

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!

لنڈن ۲۳ر اپریل۔ برطانیہ میں ایام ایسٹر میں جو ۱۸ر اپریل کو ختم ہوا سڑک کے حادثات کی تعداد ۱۰۲ ہلاک شدگان اور ۴۱۳۱ مجروحین تھی۔ گذشتہ سال انہی ایام میں ۲۰۸ اشخاص ہلاک اور ۲۴۱۲ مجروح ہوئے۔

نئی دہلی ۲۳ر اپریل۔ آج شام ہز ایکسیلنسی وائسرائے سپیشل ٹرین کے ذریعہ نئی دہلی سے ڈیرہ دون روانہ ہو گئے۔

بیت المقدس ۲۳ر اپریل۔ فلسطین میں عربوں اور یہودیوں کے درمیان فسادات کے نتیجہ میں آخری اعداد مظہر ہے۔ کہ ۱۶ یہودی ہلاک اور ۶۴ مجروح ہوئے اور ۵ عرب ہلاک اور ۳۱ مجروح ہوئے۔

لکھنؤ ۲۳ر اپریل۔ کل سیتاپور کے کھانڈ کے ایک کارخانہ میں آگ لگ گئی۔ جس سے پچیس ہزار روپیہ کا نقصان ہو گیا۔

الہ آباد ۲۳ر اپریل۔ معلوم ہوا ہے کہ پنڈت جواہر لال نہرو پنڈت مالویہ اور دوسرے لیڈروں سے اس سلسلہ میں نامہ و پیام کر رہے ہیں کہ ہندوستان کی تمام قوم پرست جماعتوں کا اتحاد کرانے کے لئے ایک لائحہ عمل تیار کیا جائے جس پر ہم قوم پرست جماعتیں

سلہٹ ۲۳ر اپریل۔ آسام میں شدید طوفان باد و باراں سے کئی جنگلوں کی چھتیں اڑ گئیں۔ بجلی کی تاریں ٹوٹ گئیں۔ لیکن کسی نقصان جان کی اطلاع موصول نہیں ہوئی۔

ونگٹن ۲۳ر اپریل۔ برازیل میں ابھی تک بغاوت کے شعلے اٹھ رہے ہیں۔ پولیس کے کئی افسروں اور سپاہیوں کو بلوائیوں نے ہلاک کر دیا ہے۔ اور متعدد سرکاری عمارات کو نذر آتش کر دیا ہے۔ اور کئی بنکوں کو لوٹ لیا ہے۔

کراچی ۲۳ر اپریل۔ ریاست خیرپور کی سندھ کے متعلق ملک معظم نے پرنس فیض محمد خان کا حق وراثت تسلیم کر لیا ہے۔

ایتھنز ۲۳ر اپریل۔ حکومت ترکیہ نے دردانیال کو فوجی طور پر مستحکم کرنے کے لئے جو تجویز پیش کی ہے۔ اس پر غور کرنے کے لئے ایک کانفرنس جنیوا میں منعقد ہونے والی ہے۔ حکومت یونان نے اس کانفرنس میں شمولیت منظور کر لی ہے۔

لاہور ۲۳ر اپریل۔ آج ۶ روز کی تقریر کے بعد ڈاکٹر محمد عالم بیرسٹر نے مقدمہ شہید گنج

میں اپنی بحث ختم کی۔ بحث کے اختتام پر آپ نے عدالت کا شکریہ ادا کیا۔ کہ آپ نے میری طویل بحث کو نہایت غور اور صبر سے سنا ہے۔ اور جج کو یقین دلایا۔ کہ مدعیان اور مسلمانوں کو ان کے انصاف پر کامل اعتماد ہے۔ اور فیصلہ خواہ کچھ بھی ہو مسلمان کوئی غیر آئینی کارروائی نہیں کریں گے

نئی دہلی ۲۳ر اپریل۔ آج اسمبلی میں ٹیرف بل پر بحث شروع ہوئی۔ مسٹر آئینگر نے ایک ترمیم پیش کی۔ لیکن بعد میں واپس لے لی۔ ازاں بعد مسٹر گابا کی ترمیم پر غور کیا گیا۔ سر محمد یعقوب نے تقریر کے دوران میں آنریبل چوہدری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب کے متعلق کہا کہ آپ نے بل کو نہایت فراست کے ساتھ ایوان میں سے گزارا ہے۔ اور اس اجلاس میں کو سر محمد ظفر اللہ خان کا اجلاس کہا۔ آنریبل چوہدری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب نے ارکان کے اعتراضات کے جواب میں تقریر کی۔ اس کے بعد ٹیرف بل منظور ہو گیا اور اسمبلی کا آئندہ اجلاس غیر معین مدت کے لئے ملتوی کر دیا گیا ہے۔

ادیس آبابا ۲۳ر اپریل۔ رائٹر کے نمائندہ کو بیان دیتے ہوئے ملکہ حبشہ نے جرائد عالم سے ایک دردناک اپیل کی۔ اس وقت آپ کی آنکھوں میں آنسو ڈبڈبا رہے تھے آپ نے کہا۔ کہ حبشہ کی تاریخ میں یہ وقت نہایت نازک اور خطرناک ہے۔ لیکن اب بھی ان لوگوں کے لئے موقع ہے۔ جو انصاف کے خواہاں ہیں اور انصاف کرنا چاہتے ہیں۔ کہ وہ اس غیر منصفانہ جنگ کو ختم کرنے کا اقدام کریں۔ جو غیر مہذب وحشیانوں کی آزادی کو سلب کرنے کے لئے اطالیہ نے جاری کر رکھی ہے۔ ملکہ نے فرانس اور برطانیہ سے اپیل کرتے ہوئے کہا "میں فرانس سے جسے آزادی اور مساوات کا علمبردار ہونے کا دعویٰ ہے۔ اور برطانیہ سے جسے تمام دنیا کی اقوام کی آزادی کے تحفظ اور عالمگیر انصاف اور معدلت گستری کا دعویٰ ہے۔ انسانیت کے نام پر اپیل کرتی ہوں کہ وہ میرے غریب ملک کو ظالموں سے نجات دلانے میں ایک لمحہ کی تاخیر بھی نہ ہونے دیں"

مگاڈیشو ۲۳ر اپریل۔ گذشتہ یکشنبہ کو جنوبی محاذ پر زبردست طغیانی کے بعد سینکڑوں حبشیوں کی نعشیں بہتی ہوئی دیکھی گئیں طوفان باراں سے لاسلکی میں بھی نقص ہو گیا۔

ادیس آبابا ۲۳ر اپریل۔ اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ ڈیسی سے ادیس آبابا کی طرف جانے والی سڑک پر سینکڑوں حبشیوں نے چٹانوں میں بارود کی سرنگیں لگا کر سڑک کو اڑانا شروع کر دیا۔ اطالوی طیاروں نے سڑک اڑانے والوں پر بم گرائے۔ لیکن حبشیوں کے پائے استقلال میں لغزش نہ آئی۔ چنانچہ سڑک کا وہ حصہ جو پہاڑی درہ سے گزرتا ہے۔ بالکل تباہ کر کے ادیس آبابا جانے والا راستہ بالکل مسدود کر دیا گیا۔

لنڈن ۲۳ر اپریل۔ ماہ جولائی میں لنڈن میں ایک عالمگیر مذہبی کانفرنس منعقد ہو گی۔ جس میں تمام مذاہب کے علماء اور فضلاء شریک ہوں گے۔

لنڈن ۲۳ر اپریل۔ کل دارالعوام میں وزیر خارجہ سے افریقہ میں اٹلی اور حبشہ کے اقدامات کے متعلق سوالات پوچھے گئے جن سے جنگی اصولوں کی خلاف ورزی کی گئی ہے۔ وزیر خارجہ نے جواب دیا۔ کہ معاملہ لیگ کے تیرہ ارکان کی کمیٹی کے روبرو پیش کر دیا گیا ہے اور اس سلسلہ میں جلد کوئی فیصلہ صادر کیا جائیگا مزید کہا کہ اطالیہ کے بڑھتے ہوئے جارحانہ طرز عمل کو روکنے کے لئے ہر ممکن کوشش کی جا رہی ہے۔ چنانچہ ۲۰ر اپریل کا فیصلہ اس بیان کی بین دلیل ہے۔ کہ مراعات کی ضبطی سے اطالیہ کا نقصان دن بدن بڑھتا جا رہا ہے۔

ادیس آبابا ۲۳ر اپریل۔ آج ملکہ حبشہ نے بنفس نفیس ادیس آبابا کے بازاروں کا گشت لگایا۔ کئی مقامات پر مختصر سی تقریریں کیں اور اہل حبشہ سے اپیل کی۔ کہ وہ اپنے ملک اور قوم کی آزادی کی خاطر سب کچھ قربان کر دیں۔ ملکہ کی ان تقریروں کا لوگوں پر بے حد اثر ہوا۔ یہاں تک کہ سینکڑوں کی تعداد میں مسلمان

بھی اس لشکر میں شریک ہو گئے۔ جو شہنشاہ حبشہ کی امداد کے لئے ڈیسی جانے والی سڑک پر جمع ہو رہا ہے۔ تازہ اطلاع مظہر ہے۔ کہ درہ شوتا میڈا پر شہنشاہ حبشہ لشکر لے کر پہنچ گئے ہیں

لنڈن (بذریعہ ڈاک) اخبار ڈیلی ہیرلڈ لنڈن کا نامہ نگار مقیمہ بیت المقدس لکھتا ہے کہ شام کے نیشنلسٹوں کی ہدایات کے ماتحت عربوں کا ایک لشکر جرار جو بیس ہزار جوانوں پر مشتمل ہے۔ سرحد پر جمع ہو رہا ہے۔

ادیس آبابا ۲۳ر اپریل۔ آخری اطلاع مظہر ہے۔ کہ شہنشاہ حبشہ کی افواج جو درہ شوتا میڈا پہنچ گئی ہیں۔ تاکہ اطالوی افواج کو اس دشوار گزار مقام پر روک لیا جائے اور اب درہ میں خوفناک معرکہ ہو رہا ہے حبشی افواج انتہائی جرأت و دلیری سے اطالویوں کا مقابلہ کر رہی ہے۔

استنبول ۲۳ر اپریل۔ رومانیہ کے جو مہاجرین ترکی میں آئے ہیں۔ انہیں تھریس میں آباد کرنے کے لئے حکومت جمہوریہ ترکیہ نے دس ہزار ہل دو ہزار چھکڑے اور کئی ہزار بیل گھوڑے اور دیگر مویشی فراہم کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ حکومت ترکی نو آبادیات کی سکیم کو کامیاب اور مفید بنانا چاہتی ہے۔ اور نئی آبادیاں بسانے والوں کو ہر قسم کی بڑی سے بڑی مراعات دی جا رہی ہیں

قاہرہ ۲۳ر اپریل۔ شاہ فواد والئے مصر نے حضرت امام حسین رضی کی یادگار دینے مقام حسینی کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے۔ کی جدید تعمیر کے لئے حکم صادر کر دیا ہے۔ اس بارے میں ڈیڑھ لاکھ پونڈ منظور ہوئے ہیں

لاہور ۲۳ر اپریل۔ معاصر سیاست ۲۴ر اپریل بحوالہ پرتاپ لکھتا ہے۔ کہ سر ایمرسن گورنر پنجاب چار ماہ کی رخصت پر جائیں گے ان کی جگہ سر ہنری کریک قائم مقام گورنر کے فرائض سرانجام دیں گے۔

قاہرہ ۲۳ر اپریل۔ گمشدہ جرمن وزیر متعینہ قاہرہ جو آندھی میں کہیں گم ہو گیا تھا ڈھونڈ لیا گیا ہے۔

نئی دہلی ۲۳ر اپریل۔ آج کونسل اوف سٹیٹ کے اجلاس میں مختصر سی بحث کے بعد پانچ مسودہ ہائے قانون منظور کئے گئے۔ یہ مسودہ ہائے قانون اس سے پہلے اسمبلی میں منظور ہو چکے ہیں

عبدالرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا۔ اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر غلام نبی